سوال

(258)ایک مجلس کی تین طلاقیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک ہی کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں یا ایک ہی مجلس میں الگ الگ تین طلاقیں دینا حرام ہیں اورایسا کرنے والے کوگناہ گار سمجھا جاتا ہے لیکن جمہور علماء کا اس مسئلہ میں بہت اختلاف ہے ،بعض کی رائے یہ ہے کہ اس سے تین طلاقیں واقع ہوجاتی ہیں ،بعض کی رائے یہ ہے کہ اس سے ایک طلاق واقع ہوتی ہے جب کہ ایک گروہ کی رائے یہ ہے کہ اس سے طلاق بالکل واقع ہوتی ہی نہیں ،کیونکہ یہ طلاق بدعی ہے ،اوراللہ تعالی کے مقرر کردہ طریقے کے خلاف ہے ۔سوال یہ ہے کہ اس مسئلہ سے متعلق نبی کریم ﷺسے ثابت شدہ صحیح حکم کیا ہے ،عکرمہ کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سے تو معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺنے رکانہ کی ایک مجلس کی تین طلاقوں کوایک قرار دیا تھا ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں صحیح بات یہ ہے کہ جب آدمی اپنی عورت کوایک یہ کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں دے دے تو اسے ایک طلاق شمار کیا جائے گا کیونکہ صحیح مسلم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺکے عہد (زمانے) میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دوسالوں تک تین طلاقوں کوایک ہی قرار دیا جاتا تھا ،حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں نے اس مسئلہ میں جلد بازی سے کام لینا شروع کردیا ہے ،جس میں ان کے لئے مہلت تھی لہذا اس کو اگر ہم نافذ کردیں تو؟۔۔۔۔چنانچہ انہوں نے اسے نافذ کردیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگردوں اوردیگر اہل علم نے اسی بات کو اختیار کیا ہے ،حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی یہی روایت ثابت ہے ۔سیرت نگارامام محمد بن اسحاق کا بھی یہی قول ہے اوریہی قول شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمة اللہ علیہ اوران کے شاگرد علامہ ابن قیم رحمة اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے ۔

شیخ الاسلام رحمة اللہ علیہ نے اس بات کو بھی اختیار کیا ہے کہ دوسری اورتیسری طلاقیں نکاح یا رجعت کے بعد ہی واقع ہوں گی اورپھر اس کے انہوں نے کئی اسباب ذکر کئے ہیں ،لیکن میرے علم کے مطابق آپ کے اس دوسرے قول کی ادلہ شرعیہ میں سے کسی دلیل سے تائید نہیں ہوتی ۔حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بھی کسی کا قول اس کی تائید میں نہیں ہے لہذا صحیح بات بس یہی ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوں گی ،باقی رہی حدیث رکانہ تووہ اس مسئلہ میں صریح نہیں ہے ،اس حدیث کی سند میں بھی کلام ہے کیونکہ اسے داود بن حصین نے عکرمہ سے روایت کیا ہے اوراس روایت کو محدثین کی ایک جماعت نے ضعیف قرار دیا ہے جیسا کہ ''تقریب'''تہذیب''اوردیگر کتابوں میں داودمذکور کے ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے ۔

مقالات وفتاویٰ ابن باز

صفحہ 347

محدث فتویٰ